www.XtremePapers.com

O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **May/June 2011**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

3012351387

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگھوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل ، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک سوال
اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔[ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of **6** printed pages and **2** blank pages.

DC (LEO/SW) 36515/3
© UCLES 2011

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE
International Examinations

[Turn over

Section 1: Poetry

غزل

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیمارئِ دل نے آخر کام تمام کیا
عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا
ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا
سرزد ہم سے بے ادبی تو وحشت میں بھی کم ہی ہوئی
کوسوں اس کی اور گئے پر سجدہ ہر ہر گام کیا
شیخ جو ہے مسجد میں ننگا، رات کو تھا میخانہ میں
جُبہ، خرقہ، کرتا، ٹوپی ، مستی میں انعام کیا
کاش اب برقع منہ سے اٹھادے ورنہ پھر کیا حاصل ہے
آنکھ مُندے پر ان نے گو دیدار کو اپنے عام کیا

سوال نمبر 1۔

(ا) میر تقی میر پڑھنے والے کو اپنے ساتھ محبت میں پیش آنے والے واقعات کا بہت خوبی سے احساس دلاتے ہیں۔ دی گئی غزل کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [10]

(ب) میر تقی میر کی شاعری میں کہیں کہیں محرومی اور ناکامی کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ آپ اس بیان سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 2۔

مومن خان مومن اپنی غزلوں میں ایک ایسے عاشق کو پیش کرتے ہیں جو محبوب کی بے وفائی کا جواب ہمیشہ وفاداری سے نہیں دیتا۔ نصاب میں شامل کلام کے حوالے سے بحث کیجیے۔ [25]

نظم

قناعت کی دولت ہے جس پاس یاں
وہ رہتا ہے آرام سے ہر زماں
نہیں خطرہ آتا کوئی درمیاں
تو دنیا کی دولت سے اے مہرباں

غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب

قناعت سے ہوتا ہے جو بہرہ ور
نہیں دیکھتا ہے کسی کا وہ در
بصد عیش رہتا ہے وہ اپنے گھر

قناعت تو نگر کند مرد را
خبر دہ حریص جہاں گرد را

فقیری کے رتبے پہ کی جب نگاہ
تو اس کا ہے کچھ اور ہی عز و جاہ
اگرچہ ہے سختی سے ہونا تباہ
ولے جان لے اُس کو لطف الہ

نہ دارد خرد مند از فقر عار
کہ باشد نبی راز فقر افتخار

سوال نمبر 3۔

(ا) مندرجہ بالا نظم میں شاعر نے قناعت کی تعریف کس انداز میں کی ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے؟ [10]

(ب) نظیر اکبر آبادی کے بارے میں یہ بیان مشہور ہے کہ اُن کی شاعری پڑھنے والے کو تازہ دم کر دیتی ہے۔ نصاب میں شامل نظم کے حوالے سے بحث کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 4۔

اکبر الہ آبادی نے اپنی نظموں میں ان افراد کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو مشرقی اقدار کو بھول کر مغربی تہذیب اپنا رہے ہیں۔ شاملِ نصاب نظم کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [25]

Section 2: Prose

مضامین

چودھری اس واقعے کے بعد کرموں سے بہت سنبھل کر بات کرنے لگا۔ کرموں میراثی تو تھا مگر کھاتا پیتا میراثی تھا اور کھاتے پیتے لوگ کھاتے پیتے لوگوں سے بات ہمیشہ سوچ سمجھ کر کرتے ہیں جیسے امریکہ روس سے اور روس امریکہ سے بات کرتا ہے۔ تاہم جب چودھری کے دارے پر سے فالتو لوگ اٹھ جاتے اور صرف اس کے قریبی لوگ باقی رہ جاتے تو وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا۔ ''اب یہ کمینہ کڑوی گولی کو تھوک دیتا ہے۔ اب میں اسے شکر چڑھی گولیاں کھلاؤں گا۔'' پھر وہ حالات کے طویل تجزیے میں مصروف ہو جاتا۔ ''لوگ کہتے ہیں شراب کا نشہ برا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں نو دولتیوں کے لیے روپے کا نشہ اس سے بھی برا ہے۔ کرموں کو دیکھو کہاں تو جب بھی مجھے یہ میراثی زادہ ملتا تھا' اقبال قائم' اقبال قائم کی رٹ لگاتا ہوا رکوع میں چلا جاتا تھا اور کہاں یہ دن کہ کل کہنے لگا۔۔۔۔ میں اُدھر لاہور' فیصل آباد کی طرف جا رہا ہوں۔ کوئی چیز چاہیے تو لیتا آؤں کوئی چھڑی وڑی' کوئی جوتا ووتا! یہ سب روپے کا نشہ ہے۔'' پھر چودھری نے گردن کو کھینچنے کی حد تک کھینچ کر اِدھر اُدھر دیکھا اور بولا ''کہیں وہ کسی کونے کھدرے میں بیٹھا تو نہیں ہے حرام کی اولاد۔ یاد رہے کہ ایک بار میں یہیں دارے پر اسی کی باتیں کر رہا تھا اور اندھیرے میں مجھے پتہ نہ چلا تھا کہ وہ کمینہ بھی ایک طرف بیٹھا ہے؟ میں نے اس نسلی کنگلے کے نئے ٹھاٹھ کی بات کرتے ہوئے کہہ دیا کہ کوا اگر مور کے پر سجالے تو بھی کوا ہی رہتا ہے۔ اس پر وہ میری چلمیں بھرنے والا۔۔۔۔ میرے اصطبل صاف کرنے والا۔۔۔۔ بھرے دارے میں بولا۔ ویسے چودھری جی سیانوں سے سنا ہے کہ مور بھی کوے کی نسل میں سے ہے۔ صرف رنگ دار پر نکال لیے ہیں اور ناچنا سیکھ گیا ہے!۔۔۔

سوال نمبر 5۔

(ا) اقتباس کو پڑھ کر بتائیں کہ وہ کون سے حالات و واقعات تھے جن کی بنا پر چودھری کرموں کے خلاف ہو گیا؟ [10]

(ب) چودھری اور کرموں کے کرداروں کا موازنہ کرتے ہوئے بتائیں کہ آپ کے خیال میں کون سا کردار زیادہ جاندار ہے اور کیوں؟ [15]

سوال نمبر 6۔

یونس جاوید کا شاملِ نصاب افسانہ ''دستک'' انسان کے سرد مہر اور لاتعلق ہونے کے موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔ یہ افسانہ ہمیں کیا سوچنے کی دعوت دیتا ہے؟ [25]

© UCLES 2011

ناول مراۃ العروس

اتفاق سے ان دنوں ایک کٹنی شہر میں وارد تھی اور ہر جگہ اس کا غل تھا۔ محمد عاقل نے بھی بی بی سے کہ دیا تھا کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا۔ ان دنوں ایک کٹنی آئی ہوئی ہے۔ کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ لیکن مزاج دار شدت سے بے وقوف تھی۔ اس کی عادت تھی کہ ہر ایک سے جلد گھل مل جانا۔ ایک دن وہی کٹنی جن کا بھیس بنا اس گلی میں آئی۔ یہ مکار جن بے وقوف عورتوں کو پھسلانے کے لیے طرح طرح کے برکات اور صدہا قسم کی چیزیں اپنے پاس رکھا کرتی تھی۔ تسبیح، خاک شفا، زمزمیاں، مدینہ منورہ کی کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا، عقیق البحر اور مونگے کے دانے، اور نادعلی، پنج سورہ اور بہت سی دعائیں۔ گلی میں آکر جو اس نے اپنی دکان کھولی بہت سی لڑکیاں جمع ہوگئیں۔ مزاج دار نے بھی سنا۔ زلفن سے کہا۔ ''گلی سے اٹھنے لگے تو جن کو یہاں بلالانا۔ ہم بھی تبرکات کی زیارت کریں گے۔'' زلفن جا کھڑی ہوئی اور جن کو بلالائی۔ مزاج دار نے بہت خاطر داری سے جن کو پاس بٹھایا اور سب چیزیں دیکھیں۔ سرمہ اور نادعلی، دو چیزیں مزاج دار نے پسند کیں۔ جن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں میں تاڑ لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔ ایک پیسے کا بہت سا سرمہ تول دیا، اور دو آنے کو نادعلی حوالے کی، اور فیروزے کی ایک انگوٹھی تبرک کے طور پر اپنے پاس سے مفت دی۔ مزاج دار ریجھ گئیں۔ اس کے بعد جن نے سمندر کا حال، عرب کی کیفیت، اور دل سے جوڑ کر دو چار باتیں ایسی کیں کہ مزاج دار نے کمال شوق سے سنا اور اس کی طرف ایک خاص التفات کیا۔ جن نے پوچھا۔ ''کیوں بی، تمہارے کوئی بال بچہ نہیں؟''

سوال نمبر 7۔

(ا) کٹنی نے وہ کیا حالات و واقعات پیدا کیے جن کی بنا پر اُس نے اکبری کو لوٹا؟ اقتباس کے حوالے سے وضاحت کیجیے۔ [10]

(ب) جتنا اکبری احمق اور بدمزاج تھی اتنا ہی محمد عاقل سمجھ دار اور اچھے مزاج کا مالک تھا۔ ناول کے حوالے سے میاں بیوی کے کرداروں کا موازنہ کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 8۔

ناول ''مراۃ العروس'' میں ماما عظمت کا کردار ایک منفی کردار ہے۔ جس نے اپنی بد دیانتی سے نہ صرف گھر لوٹا بلکہ اصغری اور اُس کے سسرال میں غلط فہمی پیدا کی۔ اس بیان کی روشنی میں ماما عظمت کے کردار پر بحث کیجیے۔ [25]

ناول دستک نہ دو

''پتہ نہیں اماں بیگم مجھے لے بھی جائیں گی یا نہیں۔'اس نے مردہ دلی سے سوچا۔اس نے ابھی تھوڑے دن ہوئے میٹرک کے امتحان سے فرصت پائی تھی اور اپنی دشمنِ جاں پڑھائی سے فرصت پا چکی تھی۔ان دنوں اس پر اتنی زیادہ سختی تھی کہ اس کی بہت سی عادتیں ختم ہو چکی تھیں۔مثلاً وہ کئی مہینے سے دیوار پر چڑھ کر نہ بیٹھی تھی۔شہتوت کے درخت پر خود چڑھ کر شہتوت نہ توڑے تو اس نے مالی کے توڑے شہتوتوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اماں بیگم کے پسندیدہ ملنے والوں یعنی چیف انجنیئر کا خوش شکل لڑکا اس سے کھُلم کھُلا فلرٹ کیا کرتا اور وہ باوجود دلی خواہش کے اس کے منہ پر تڑاخ سے تھپڑ بھی رسید نہ کر سکتی تھی۔کیونکہ اماں بیگم کی عین مرضی یہی تھی۔اور وہ لڑکا آئندہ سال مقابلے کے امتحان میں بیٹھ رہا تھا۔

اور جو ایک سال پہلے وہ اس کو یوں بور کرتا تو وہ اس کی ٹانگ میں ٹانگ پھنسا کر ایسا گراتی کہ چاروں خانے چت گرتا۔مگر اس کی روح تو کچلی ہوئی تھی ان دنوں۔پھر بھی وہ سوچا کرتی تھی۔

''ذرا میرا رزلٹ نکل آنے دو۔''

پتہ نہیں رزلٹ کیا کر لیتا۔اور اب تو اس کو اس سے بھی کوئی سروکار نہ تھا کہ اماں بیگم اس کو شادی میں لے جائیں گی یا نہیں۔

سوال نمبر 9۔

(ا) اقتباس پڑھ کر گیتی سے بے حد ہمدردی کا احساس ہوتا ہے۔اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ صاف گو ہونے کی وجہ سے تنقید کا شکار بنتی ہے۔آپ کا اس بیان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حوالہ دے کر اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [10]

(ب) ناول ''دستک نہ دو'' میں یوں تو مختلف کردار ہیں مگر اماں بیگم کا کردار پورے ناول میں چھایا ہوا ہے۔اس بیان کی روشنی میں اماں بیگم کے کردار کا تنقیدی جائزہ لیں۔ [15]

سوال نمبر 10۔

ناول ''دستک نہ دو'' کی زبان سادہ اور جملے چھوٹے اور مختصر ہیں جس کی وجہ سے ناول پڑھنے والے کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔آپ اس بیان سے کس حد تک متفق ہیں؟ ناول کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [25]

© UCLES 2011

BLANK PAGE

© UCLES 2011

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Text 1 © Dr Saleem Akhtar; *Ghazal No. 2*, by Mir Taki Mir; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 2 © Dr Saleem Akhtar; *Dar Safate Qanaat*; by Nazin Akbar Abadi; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 3 © Dr Saleem Akhtar; *Joota*; by Ahmed Nadeem Qasmi; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Text 4 © Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos;* Sang-e-Meel Publications; 1998.
Text 5 © Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons Ltd.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.